بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سید عالم ﷺ کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب "تحقیقات" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد دوم

از قلم

پاسبان عظمت حبیب رحمان

مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی

بارک اللہ لہ وعلیہ وفیہ وکل ماله

صدر شعبہ تدریس افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ و خطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز کراچی

میں نبی بنوں گا جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے یا ہوں گے و لا یخفی ما فیہ۔

اس سے آگے علامہ سیالکوٹی نے عبارت حضرت میر سید کے برخلاف کو زیادہ موجہ قرار دیا ہے۔ حیث قال: ''والاظهر ان يقال في انه تعبير عن غير المتحقق في زمان الخ (جلد ۸ صفحہ ۲۲۶)۔

بعد ازاں حضرت موصوف نے علم الٰہی میں نبی ہونے کی توجیہ کو نقل فرمانے کے بعد (مذکورہ توجیہ کے ساتھ ساتھ) اس کا ردّ فرمایا ہے چنانچہ آپ کے لفظ ہیں: ''يرد على كل من التوجيهين ان سياق الحديث يشعر باختصاصه عليه السلام بهذه الفضيلة من بين الانبياء صلوات الله عليهم وعلى كل من التوجيهين لااختصاص للفضيلة المذكورة به عليه السلام لان نبوة كل نبي بل كل حال لكل احدثابت في العلم الالهي الازلي" يعني حدیث كنت نبيا الخ آپ ﷺ کی نبوت کی ایسی خصوصیت کو بیان کرتی جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ اسے مستقبل میں نیز علم الٰہی میں نبی ہونے کو مراد لینے کی صورت میں یہ خصوصیت باقی نہیں رہتی کہ علم الٰہی میں صرف انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں ہی نہیں بلکہ ہر چیز کی ہر کیفیت پہلے ہی سے علم الٰہی ازلی میں تھی' اختصاص کا فائدہ تو نہ رہا (کتاب مذکور صفحہ مذکور)۔

اس کے بعد معنی مختار کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''والاقرب ان يقال في معنى الحديث للكل بحسب مرتبة كل منهم عليهم السلام عند تعيناتهم العمائية لما سيرد عليهم من النشات المتواردة واحكامها ونبينا عليه السلام كان في نشأته الروحانية نبيا للارواح ومتوسطا في تعيين حصص كما لا تهلم الروحانية التي بحسبها يظهر كما لا تهم الجسمانية كما يروى عنه عليه السلام اول ما خلق الله نورى هو المفهوم من شرح الجندى رحمه الله''۔

خلاصہ یہ کہ حدیث ہٰذا کا صحیح اور حقیقی معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے ارشاد مبارک ''اول ما خلق الله نوری'' کی رُو سے تمام عوالم میں چونکہ واسطۂ حصول کمالات بجمیع الخلق ہیں اس لیئے آپ عالم ارواح میں بھی نبی تھے (لہٰذا اسے مستقبل میں نبی ہونے پر محمول کرنا درست ہے اور نہ ہی علم الٰہی میں نبی ہونے کے معنی میں لینا صحیح ہے)۔ علامہ جندی رحمہ اللہ کی تحریر فرمودہ شرح میں بھی یہی معنی مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو (شرح المواقف' جلد ۸' صفحہ ۲۲۶)۔

اقول: الحمد للہ علامہ سیالکوٹی رحمہ اللہ کی اس عبارت سے جہاں حضرت میر سید کے الفاظ کا صحیح مفہوم واضح ہو گیا' وہاں مصنف تحقیقات کے استدلال کی قلعی بھی کھل گئی۔ یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ علامہ کی یہ عبارتیں موصوف نے نہیں دیکھی تھیں۔ لہٰذا یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے عمداً ان سے صرف نظر کی ہے۔ بلکہ